محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب - باب فضل الرفق)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص نرمی سے محروم ہے، وہ بھلائی سے محروم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہایت مختصر اور صرف ایک جملے پر مشتمل ہے۔ یہ جملہ الفاظ کے اعتبار سے بہت چھوٹا لیکن معنوی اعتبار سے بڑا وزن رکھتا ہے۔ اس میں یہ بنیادی اور اصولی بات بیان فرمائی گئی ہے کہ جو شخص نرمی کی صفت سے محروم ہے، وہ خیر و خوبی کے تمام اوصاف سے تہی دامن ہے۔

"نرمی" کے لیے اس حدیث میں لفظ "رفق" استعمال ہوا ہے، یعنی لطافت، مٹھاس، حسنِ سلوک اور مہربانی۔ یہ لفظ سختی اور شدت کی ضد ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا کے تمام پیش آمدہ معاملات میں انسان کو نرمی اختیار کرنی چاہیے۔ شدت اور سختی سے بچنا چاہیے۔ سہولت سے کام لینا چاہیے، سخت گیری سے احتراز کرنا چاہیے۔ یعنی بات کی جائے تو نرمی سے، کسی کو سمجھایا جائے تو آسان طریقے سے، کسی سے کچھ مانگا یا طلب کیا جائے تو میٹھے انداز میں، کسی سے کچھ کہنا ہو تو اس اسلوب سے کہ سننے والا اثر پذیر ہو کر اس کی طرف کھنچا چلا آئے، اور طرزِ کلام ایسا ہو کہ پتھر کا دل بھی موم ہو جائے۔ دلوں کو موہ لینا اور مخالفوں کو موافق بنا لینا وہ وصفِ عظیم ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ عطا کر دے، یوں سمجھیے کہ وہ خیر کثیر اور بہت بڑی بھلائی سے نواز ا گیا، اور جس کو اس صفت سے محروم کر دے، وہ خیر و برکت اور نیکی اور بھلائی کے تمام تر سرمائے سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

احادیث میں اللہ تعالیٰ کے جو اسمائے گرامی درج ہیں، ان میں ایک نام "رفیق" بھی ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کمال مہربانی سے اپنے تمام بندوں کی خبر گیری کرتا ہے، لطف و کرم سے ان کو رفق

بہم پہنچاتا ہے اور رفق و ملائمت سے ان کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری کرتا ہے۔ پھر کمال یہ ہے کہ اس ترحم و تلطف میں وہ اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ لوگ اس کی اطاعت بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ وہ اپنے مطیع و فرماں بردار بندوں سے بھی رفق و نرمی کا سلوک کرتا ہے اور جو لوگ اس کی اطاعت نہیں کرتے، ان پر بھی برابر لطف و کرم کی بارش فرماتا ہے۔ یعنی اس کا ابرِ رحم ہر شخص پر سایہ فگن ہے اور اس کی مہربانیوں کے ہمہ گیر دائرے میں ہر متنفس شامل ہے۔ اس کا اطاعت گزار بھی اور نافرمان بھی —! اس کی عطاءِ غیر مجذوذ سے ہر ایک کو برابر فیض پہنچ رہا ہے۔

اللہ چوں کہ رفیق ہے، اس لیے رفق و نرمی کو پسند کرتا ہے اور اسی وجہ سے انسان کو اس کی ضرورت کی سب چیزیں عطا فرماتا ہے اور اس پر بے پناہ نوازشیں کرتا ہے۔ اپنے بندوں میں بھی وہ نرمی، رفق اور ملائمت کی صفت دیکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جو شخص انسانوں سے معاملات اور میل جول میں نرمی کا برتاؤ کرتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک حدیث روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ

یعنی نرمی جس چیز میں پائی جائے، اس کو زینت عطا کرتی ہے اور جس چیز سے الگ کر لی جائے وہ بدنما ہو جاتی ہے۔

بہرحال رفق اور نرمی کو اللہ کی بہت بڑی نعمت کی حیثیت حاصل ہے، جس شخص کو یہ نعمت میسّر آ گئی، وہ دنیا کی تمام نعمتوں سے مالا مال ہو گیا، اور جو شخص اس سے محروم رہا، اس پر برائی اور قباحت نے قبضہ جما لیا اور بدنمائی اس کے حصے میں آئی۔

جو لوگ دوسروں سے سخت کلامی سے پیش آتے اور ہر وقت غصے سے بھرے رہتے ہیں، وہ نہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں اور نہ عام لوگ ہی انھیں احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ معاشرے میں انھیں کسی قدر و منزلت کا مستحق نہیں سمجھا جاتا۔ ان کا یہ طرزِ عمل اسلامی تعلیم کے خلاف، اخلاق کے منافی اور تہذیب و ثقافت کے صحت مندانہ اصولوں کے برعکس ہے۔ صحیح آدمی وہ ہے جو نرمی سے زندگی بسر کرتا اور سب سے الفت و محبت کا برتاؤ کرتا ہے۔ سخت سے سخت مخالف سے بھی رحم و مودت سے پیش آتا ہے۔